



سوال

(264) وٹہ سٹہ کی شادی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا وٹہ سٹہ کی شادی جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے وٹہ سٹہ کی شادی کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے، سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبِثَارِ“ (رواه البخاري: 5112، مسلم: 1415)

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شفار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا“

نکاح شفار یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کے نکاح کے ساتھ دوسرے شخص کی بیٹی، بہن یا کسی بھی عورت سے نکاح کی شرط لگائے، خواہ حق مہر مقرر ہو یا نہ ہو۔

اور ”المدونۃ“ میں درج ہے:

”یہ بتائیں کہ اگر کسی نے کہا: اپنی بیٹی کی میرے ساتھ ایک سو دینار میں شادی کر دو، اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ سو دینار میں شادی کر دوں گا؟ تو امام

مالک رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند اور مکروہ جانا، اور اسے نکاح شفار یعنی وٹہ سٹہ کا ایک طریقہ خیال کیا“ انتہی (دیکھیں: المدونۃ (98/2)

اور اس کی دلیل ابو داؤد وغیرہ کی درج ذیل حدیث بھی ہے جو عبد الرحمن بن ہر مزیہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

عباس بن عبد اللہ بن عباس سے عبد الرحمن بن حکم نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اور انہوں نے عبد الرحمن بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، اور دونوں نے مہر بھی رکھا، تو

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مروان بن حکم کو خط لکھا جس میں انہوں نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی اور جدائی کا حکم دیا، اور اپنے خط میں لکھا:

یہ وہ شفار یعنی وٹہ سٹہ ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا“ (سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2075)



اور بعض اہل علم نے نکاح شغار کو فاسد نکاح شمار کیا ہے اس کا جاری رکھنا جائز نہیں

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ مَوْلِيَتَهُ لِرَجُلٍ عَلَى أَنْ يَزُوجَهُ الْأَخْرَجُ مَوْلِيَتَهُ : فَمِنْهُمَا نِكَاحُ الشَّغَارِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهَذَا هُوَ الَّذِي يُسَمَّى بِبَعْضِ النَّاسِ نِكَاحَ "الْبَدَلِ" ، وَهُوَ نِكَاحُ فَاسِدٍ ، سِوَاءَ سَمِّيَ فِيهِ مَهْرًا أَمْ لَا ، وَسِوَاءَ حَصَلَ التَّرَاضِي أَمْ لَا أَمَّا إِنْ خُطِبَ بِهَا مَوْلِيَتُهُ بِذَا ، وَخُطِبَ الْأَخْرَجُ مَوْلِيَتَهُ مِنْ دُونِ مِثَارِطَةٍ وَتَمَّ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا بِرِضَى الْمَرَاتِمِ مَعَ وُجُودِ بَقِيَّةِ شُرُوطِ النِّكَاحِ : فَلَا خِلَافَ فِي ذَلِكَ ، وَلَا يَكُونُ حِينَئِذٍ مِنْ نِكَاحِ الشَّغَارِ" انتهى (فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (427/18)

"جب کوئی شخص اپنی ولایت میں کسی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص سے اس بنا پر کرے کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کا نکاح اس شخص سے کریگا تو یہ نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اسے بعض لوگ نکاح بدل کا نام بھی دیتے ہیں، اور یہ نکاح فاسد ہے، چاہے اس میں مہر مقرر ہو یا نہ مقرر کیا جائے، اور چاہے اس میں رضامندی حاصل ہو یا نہ حاصل ہو"

لیکن اگر اس شخص نے دوسرے شخص کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس دوسرے شخص نے پہلے کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام بغیر کسی شرط کے دیا اور دونوں عورتوں کی رضامندی اور نکاح کی باقی شروط اور ارکان کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس وقت یہ نکاح شغار نہیں ہوگا "انتہی

اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ نے ایک عظیم شرعی ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے، چہ جائیکہ یہ معاشرتی اور نفسیاتی طور پر بھی عظیم اور بڑا ممنوعہ کام ہے

اس لیے آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس شادی کی تکمیل سے اجتناب کریں، اور آپ کسی بھی بناوٹی عذر کو قبول مت کریں، بلکہ آپ اپنے ہنونی پر واضح کر دیں کہ دونوں عقدوں کی اکٹھی شرط رکھنا حرام ہے، اور اس طرح دونوں عقد نکاح ہی فاسد ہو جائیں گے، اسے اپنی بیوی کو لپٹنے پاس ہی رکھنا چاہیے لیکن اسی وقت اس کو یہ بھی چاہیے کہ وہ نکاح دوبارہ کرے، کیونکہ وٹہ سٹہ کی بنا پر نکاح فاسد تھا

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دے اور اسے پھوڑنے پر اصرار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اگر میاں اور بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دیگا، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔ (النساء: 130)

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ عَالِمُ بِالصَّوَابِ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02